بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ:۔ الفضل لاہور ٹیلیفون ۲۹۷۹

روزنامہ الفضل لاہور

شرح چندہ

سالانہ	۲۴ روپے
ششماہی	۱۳ "
سہ ماہی	۷ "
ماہوار	۲½ "

یوم پنجشنبہ

۱۶ ذیقعدہ ۱۳۷۱ سنہ ھ

فی پرچہ ۱ر

جلد ۴۱/۶ ۷ ظہور ۱۳۳۱ ہش ۷ اگست ۱۹۵۲ء نمبر ۱۸۶

اخبار احمدیہ

ربوہ ۶ اگست:۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج ربوہ سے بذریعہ ڈاک حسب ذیل اطلاعات موصول ہوئی ہیں:۔

۳ اگست:۔ "طبیعت بہت خراب ہے"

۴ اگست:۔ "ابھی گرمی دانوں سے ساما بدن چھلنی ہو رہا ہے۔ نیز پاؤں کے انگوٹھے میں بھی درد کی تکلیف شروع ہو گئی ہے"

۵ اگست:۔ "اگرچہ طبیعت پہلے سے بہتر ہے۔ لیکن گھٹنوں میں ابھی ہلکی ہلکی درد ہے"

احباب صحت کاملہ عاجلہ کے لئے خصوصی دعائیں جاری رکھیں:۔

قومی محاذ کے لیڈر سید آیت اللہ کاشانی ایرانی مجلس کے سپیکر منتخب کر لئے گئے

ایران میں تمام جاگیروں اور زرعی جائدادوں پر ۲ فی صدی ٹیکس لگانے کی تجویز

تہران ۶ اگست: ایران میں قومی محاذ کے لیڈر اور مشہور مذہبی رہنما سید آیت اللہ کاشانی کو ایرانی مجلس کا اسپیکر منتخب کیا گیا ہے۔ ان کا انتخاب سابق اسپیکر حسن امامی کی جگہ عمل میں آیا ہے۔ جو اس عہدے سے مستعفی ہو گئے ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ مجلس نے سید آیت اللہ کاشانی کی منظوری لینے کے لئے آٹھ آدمیوں کا وفد ان کی قیام گاہ پر بھیجا تھا۔ اس سلسلہ میں جو غیر مصدقہ اطلاعات ملی ہیں ان میں بتایا گیا ہے۔ کہ وہ سپیکر کا عہدہ سنبھالنے پر رضامند ہو گئے ہیں۔ لیکن قیاس کیا جا رہا ہے کہ وہ مجلس کے اجلاسوں میں شریک نہیں ہوا کریں گے ۔۔۔ ڈاکٹر مصدق ملک کے اقتصادی اور معاشی حالات کو بہتر بنانے کے لئے ماہرین سے آج بھی مشورہ کرتے رہے۔ مجوزہ تجاویز میں سے ایک یہ ہے۔ کہ تمام جاگیروں اور زرعی جائدادوں پر ۲ فی صدی ٹیکس بڑھا دیا جائے۔

ایرانی اخبارات میں شائع شدہ خبروں کے مطابق کہ ایرانی حکومت تیل بردار جہاز خریدنے کے بارے میں ارجنٹائن سے بات چیت کر رہی ہے تیل بردار جہازوں کی قیمت تیل کی صورت میں ادا کی جائے گی۔ ارجن اس بات پر آمادہ ہے کہ تیل کے تیس ۳۰ فی صدی حصہ کی قیمت نقد وصول کی جائے۔ اور باقی سے تیل بردار جہازوں کی قیمت ادا ہو۔

مصر میں ریجنسی کونسل نے شاہی کابینہ کے افسر اعلیٰ کا عہدہ ختم کر دیا

کابینہ مصر کے سفارتی نمائندوں میں ردوبدل کے سوال پر غور کر رہی ہے

قاہرہ ۶ اگست:۔ مصر میں ریجنسی کونسل نے شاہی کابینہ کے افسر اعلیٰ امور خانہ داری کے افسر اعلیٰ اور چیف اے۔ ڈی۔ سی کے عہدے ختم کر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ شاہی کابینہ کے افسر اعلیٰ حافظ عفیفی پاشا تھے۔ جنہوں نے فوجی انقلاب کے فوراً بعد اس عہدے سے استعفیٰ دے دیا تھا۔ ایک اطلاع کے مطابق مصری کابینہ مصر کے سفارتی نمائندوں میں ردوبدل کرنے پر غور کر رہی ہے۔ حکومت نے سابق شاہ کی تمام جائداد اور املاک پر قبضہ کر لیا ہے۔ اس کا انتظام کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کر دی گئی ہے۔ نیز شاہ کو مطلع کر دیا گیا ہے۔ کہ وہ اپنی جائداد میں کسی قسم کا کوئی تصرف نہیں کر سکتے۔ ان کے نام پر مصر میں دو لاکھ ایکڑ سے زیادہ زمین ہے۔ اس کے علاوہ وہ دو کروڑ پونڈ کی دولت کے بھی مالک ہیں۔ جو امریکہ اور سوئٹزرلینڈ میں ہے۔

جنوبی کوریا کے صدارتی انتخاب میں

سنگمن ری جیت رہے ہیں

پوسان ۶ اگست:۔ جنوبی کوریا کے پہلے صدارتی انتخاب میں سنگمن ری بھاری اکثریت سے جیت رہے ہیں ابتدائی اندازوں کے مطابق انہیں اپنے قریب ترین حریف سے ۵ لاکھ ووٹ زیادہ ملے ہیں یہ امر قابل ذکر ہے کہ پچاس ہزار افراد کو پولنگ اسٹیشنوں سے اس لئے واپس ہونا پڑا ہے۔ کہ ان کے نام درج نہیں کئے گئے تھے۔ ووٹوں کی گنتی کل ہو گی۔ اور جمعہ کو نتیجے کا اعلان کر دیا جائیگا۔

اقوام متحدہ کے کمیشن نے اپنی ناکامی کا اعلان کر دیا

روس کے متعلق عدم تعاون کی شکایت

نیویارک ۶ اگست:۔ جنرل اسمبلی کے پیرس کے اجلاس میں جرمنی کے مستقبل کے متعلق جو کمیشن مقرر کیا گیا تھا اس نے اقوام متحدہ کو اپنی ناکامی کی اطلاع دے دی ہے۔ اس سلسلہ میں اس نے جو رپورٹ پیش کی ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ کمیشن اپنا کام مزید جاری نہیں رکھ سکتا۔ کیونکہ روس اور مشرقی جرمنی کی حکومتیں کمیشن سے تعاون نہیں کر رہیں۔ رپورٹ میں یہ بھی واضح کیا گیا ہے کہ اگر روس اپنا رویہ تبدیل کر لے۔ تو کمیشن اپنا کام پھر شروع کرنے کے لئے تیار ہے۔ اس کمیشن میں پاکستان ہالینڈ۔ برازیل اور آئس لینڈ کے نمائندے شامل ہیں۔ کمیشن نے رپورٹ ارسال کرنے کے بعد غیر معین عرصہ کے لئے کام ملتوی کر دیا ہے۔

لیبیا اور مصر کی سرحد بند کر دی گئی

قاہرہ ۶ اگست۔ لیبیا اور مصر کی سرحد بند کر دی گئی ہے کیونکہ برطانوی فوج سرحدی علاقہ میں جنگی مشقیں کر رہی ہے

مہدی پاشا مصر جائیں گے

قاہرہ ۶ اگست: معلوم ہوا ہے۔ کہ مصر میں حالات پرسکون ہو جانے پر سوڈان کے مہدی پاشا حکومت سے بات چیت کرنے کے لئے قاہرہ جائیں گے۔

پاکستانی احمدیوں نے ہندوستان واپس جانے اور وہاں دوبارہ آباد ہونے کی ہرگز کوئی درخواست نہیں کی

اس قسم کی غلط اور بے بنیاد خبریں پاکستانی احمدیوں کے متعلق غلط فہمیاں پھیلانے کی غرض سے گھڑی جا رہی ہیں

جناب ناظر صاحب امور عامہ کی طرف سے زمیندار میں شائع شدہ ایک شر انگیز خبر کی پرزور تردید!

ربوہ ۶ اگست۔ بذریعہ تار۔ مکرم جناب عبدالرحیم صاحب درد ایم اے ناظر امور عامہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے ایک بیان کے ذریعہ زمیندار میں شائع شدہ اس خبر کی پرزور تردید فرمائی ہے۔ کہ احمدی ہندوستان واپس جا کر وہاں دوبارہ آباد ہونا چاہتے ہیں۔ آپ نے اس خبر کو سرتاسر غلط اور بے بنیاد قرار دیتے ہوئے بیان میں واضح فرمایا ہے کہ اس قسم کی جھوٹی خبریں غالباً اس لئے گھڑی جا رہی ہیں تاکہ پاکستان میں احمدیوں کے خلاف غلط فہمیاں پھیلا کر لوگوں میں ان کے خلاف اشتعال پھیلایا جائے۔ یہ امر انتہائی افسوسناک ہے کہ آج کل کے نازک ایام میں ایسی شر انگیز خبریں شائع کر کے قومی مفاد کو نقصان پہنچایا جا رہا ہے۔ آپ کے انگریزی بیان کا اردو ترجمہ درج ذیل ہے:۔

روزنامہ زمیندار نے ۵ اگست ۱۹۵۲ء کے پرچہ میں صفحہ ۴ پر "ملاپ" جالندھر کے حوالہ سے لکھا ہے کہ ہندوستانی احمدیوں کا ایک وفد بعض وزیروں سے ملاقات کرنے گیا۔ ملاقات کی غرض یہ ظاہر کی گئی ہے۔ کہ ہندوستانی حکام سے درخواست کی جائے۔ کہ وہ ان احمدیوں کو جو ہندوستان سے ہجرت کر کے پاکستان چلے آئے ہیں واپس آنے اور دوبارہ ہندوستان میں آباد ہو جانے کی اجازت دیں نیز یہ کہ امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد بھی ہندوستان واپس آنے کے لئے تیار ہیں۔ یہ خبر سرتاسر جھوٹی اور بے بنیاد ہے۔ اور غالباً اس نیت سے گھڑی گئی ہے کہ تاسرکاری حلقوں کو بدظن کرنے کے علاوہ پاکستانی احمدیوں کے متعلق غلط فہمیاں پھیلائی جائیں۔ اور لوگوں کو ان کے خلاف اشتعال دلایا جائے۔ یہ انتہائی افسوسناک امر ہے۔ کہ آج کل کے نازک ایام میں ایسی شر انگیز اور جھوٹی خبریں شائع کی جا رہی ہیں:۔

ٹڈی دل ہندوستانی حدود میں داخل ہو گئے

نئی دہلی ۶ اگست:۔ نئی دہلی ریڈیو کا بیان ہے۔ کہ بڑے بڑے ٹڈی دل ہندوستان میں داخل ہو چکے ہیں۔ جو سو میل کے علاقہ پر چھائے ہوئے ہیں۔ یہ ٹڈی دل سندھ کے علاقہ سے ہندوستانی حدود میں داخل ہوئے ہیں۔

۷۰۰ ٹن چاول بمبئی روانہ کر دیا گیا!

کراچی ۶ اگست: کل ایک جہاز ۷۰۰ ٹن چاول لیکر کراچی سے بمبئی روانہ ہو گیا۔ چاول کے بدلہ گیہوں حاصل کرنے کا ہندوستان سے جو معاہدہ ہوا ہے یہ جہاز اس کے تحت روانہ ہوا ہے۔ اس کی رو سے پاکستان ۳۹۰۰۰ ٹن گیہوں کے بدلے ۳۵۷۰۰ ٹن چاول بھیجے گا۔ گیہوں کی یہ تمام مقدار کراچی پہنچ چکی ہے۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس لاہور سے طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

سالانہ اجتماع ۱۹۵۲ء میں تقریری و تحریری مقابلے

اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ قریب تر آرہا ہے۔ حسب سابق امسال بھی علمی مقابلے ہوں گے۔ جس کا ایک بڑا حصہ تقریری اور تحریری مقابلے ہیں۔ اس خیال سے کہ خدام ان مقابلوں کے لئے قبل از وقت تیار ہو سکیں۔ بعض ضروری امور و ہدایات درج ذیل کی جاتی ہیں۔ امید ہے کہ تمام خدام ان کو مدنظر رکھکر علمی مقابلوں کو زیادہ کامیاب بنانے کی کوشش فرمائیں گے۔

(خاکسار قائمقام مہتمم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے گذشتہ سالانہ اجتماع ۵۱ء پر تقریری اور تحریری مقابلوں کے لئے مندرجہ ذیل ہدایات فرمائی تھیں۔

(ا) ۱۔ تقریر کرتے وقت جلدی جلدی اور زور زور سے بولنے کی کوشش نہ کی جائے (۲) مضمون اس طرح پر بیان کیا جائے کہ اس کے سارے پہلو مدنظر ہوں۔ (۳) تقریر کے لئے وقتی طور پر نام لکھوانا غلط ہے۔ کچھ مضامین پہلے چن لینے چاہئیں۔ اور انہیں باہر بھجوا دینا چاہیئے۔ بعض ایسے سرکل بنانے چاہئیں۔ جن سے ایک ایک نمائندہ لیا جائے، پھر انہیں اختیار دیا جائے۔ کہ وہ اپنی میٹنگ کریں اور اسی موضوع پر جس پر ان کے نمائندے نے اجتماع میں تقریر کرنی ہے۔ خوب بحث کریں پھر جو نمائندہ منتخب ہو۔ وہ ان دلائل میں سے کچھ چن لے۔ اور نوٹ لکھ لے۔ یہاں تقریر زبانی ہو۔ لیکن تقریر کرنیوالے کو یہ اختیار دینا چاہیئے کہ وہ اس کے لئے بعض نوٹ لکھ لے۔

(ب) تحریری مقابلے۔ پرچے بنا کر باہر بھجوا دینے چاہئیں۔ خدام ان پرچوں کی تیاری کریں۔ اور جب یہاں آئیں۔ تو امتحان کے لئے اپنے نام لکھوا دیں یہاں سپروائزروں کے سامنے بیٹھکر وہ مضامین لکھیں اور ہر سال ایسا کریں۔ جو گروپ قابل ہو جائیں۔ ان کی جگہ دوسرے گروپ لئے جائیں۔ اس طرح قدم بقدم تمام جماعتوں کے سرکل مقرر کرکے مضامین لکھوائیں۔ اگر آپ لوگوں نے مضامین نویسی کی مشق کرائی ہے۔ تو بے شک امتحان میں شامل ہونیوالے کتابیں ساتھ لے آئیں۔ انہیں یہ اختیار دیا جائے کہ وہ ضروری کتابیں دیکھ سکیں۔ لیکن کسی سے مشورہ نہ لیں۔ بہر حال انہیں یہ موقعہ دینا چاہیئے کہ مختلف کتابوں سے استنباط کرکے مضامین لکھیں۔ صرف شرط یہ ہوگی۔ کہ مضمون اسجگہ لکھنا ہوگا۔

حضور کی مندرجہ بالا ہدایات کی تعمیل میں تقریری اور تحریری مقابلوں کے لئے مرکز کی طرف سے مندرجہ ذیل مضامین مقرر کئے جاتے ہیں۔ ہر مجلس اپنے اپنے طور پر مقامی خدام کو مضامین کی تیاری کرائے۔ اور پھر ان کا مقابلہ کرا دیں۔ اس طرح مجلس میں اول اور دوم آنے والے خدام اپنے اپنے ضلع کی مجلس میں حصہ لیں گے۔ اور اضلاع میں جو اول دوم آئیں۔ ان کے ناموں کی اطلاع یکم ستمبر ۱۹۵۲ء تک مرکز میں بھجوائیں۔ مرکز ان اضلاع کے اول اور دوم نمائندوں کے مقابلہ کے لئے سرکل مقرر کرے گا۔ اور ان سرکلوں میں اول اور دوم آنے والے خدام سالانہ اجتماع کے موقعہ پر مقابلوں میں شامل ہوں گے

نوٹ:۔ ۱۔ ہر تقریر پندرہ پندرہ منٹ کی ہوگی ۲۔ مضمون کا حجم پندرہ صفحے ہوگا۔ ۳۔ مضمون کا وقت دو گھنٹہ ہوگا

عنوانات برائے تقریری مقابلے

(۱) کوئی دیں دینِ محمد سا نہ پایا ہم نے
(۲) آیت خاتم النبیین کا صحیح مفہوم
(۳) ضرورت نبوت
(۴) بین الاقوامی مسائل اور مسلمان حکومتیں
(۵) اسلام کا اقتصادی نظام
(۶) رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مصلحین عالم میں کیوں ممتاز ہیں؟
(۷) جہاد اور اس کا صحیح مفہوم
(۸) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا علم کلام اور اس کی خصوصیات
(۹) دوستوں کی مجلس کا اثر انسان پر
(۱۰) اسلام میں عورت کا مقام

عنوانات برائے تحریری مقابلے

(۱) ہستی باری تعالےٰ
(۲) نورِ فرقاں ہے جو سب نوروں سے اجلیٰ نکلا
(۳) المصلح الموعود
(۴) اسلام اور اشتراکیت
(۵) نظامِ خلافت
(۶) مجلس خدام الاحمدیہ (ضرورت۔ مقاصد۔ لائحہ عمل۔ نظام)
(۷) ہجرت اور ہماری ذمہ داریاں
(۸) مسئلہ وفات مسیحؑ کی اہمیت (حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے پہلے اور بعد)
(۹) دعا اور اس کی برکات
(۱۰) "سلطان القلم"

ایک غلط فہمی کا ازالہ

جماعت احمدیہ ہمیشہ سے پر امن طریق پر قائم ھے

(از مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم اے ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

بعض اخبارات الفضل مورخہ ۱۵ر جولائی ۵۲ء کے مقالہ افتتاحیہ زیر عنوان "خونی ملا کے آخری دن" کے بعض فقرات سے غلط مفہوم نکالکر لوگوں میں یہ پراپیگنڈہ کر رہے ہیں۔ کہ گویا مقالہ نویس نے ان علماء کو جن کے نام مقالہ میں درج ہیں۔ قتل کی دھمکی دی ہے۔ حالانکہ سارے مضمون کے پڑھنے سے یہ بات صاف طور پر واضح ہو جاتی ہے۔ کہ مقالہ نویس نے علماء کو قتل کی دھمکی ہر گز نہیں دی بلکہ بعض موجودہ علماء کے فتنوں اور اشتعال انگیزیوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کے متعلق یہ لکھا ہے کہ جسطرح افغانستان میں اللہ تعالےٰ نے احمدیت کے خلاف کرنے والے شاہی خاندان کو اپنے دست غیبی سے تباہ کر دیا۔ اور جن علماء نے اس ظلم کی حمایت کی تھی یا جن علماء کے فتویٰ پر ظلم کیا گیا تھا انہیں بھی اللہ تعالےٰ نے اپنے تصرف خاص سے عبرتناک سزا کا مورد بنایا۔ اسی طرح بعض موجودہ علماء جو اسوقت جماعت احمدیہ کے خلاف ظلم و اشتعال انگیزی کا طریق اختیار کر رہے ہیں۔ اور مسلمانوں کی ایک پُر امن جماعت کے متعلق مرتد اور واجب القتل ہونے کا اعلان کر رہے ہیں۔ ان کو بھی اللہ تعالےٰ سزا کے بغیر نہیں چھوڑے گا۔ اس مضمون میں حقیقتہً ایک فقرہ بھی ایسا نہیں ہے۔ جس میں یہ اشارہ پایا جاتا ہو کہ جماعت احمدیہ ان علماء سے از خود انتقام لیگی یا ان کے خلاف کسی قسم کی تشدد کی کارروائی کرے گی۔ بلکہ صریح طور پر یہ لکھا ہے کہ:۔

"اب اللہ تعالےٰ پاکستان کے ذریعہ ان کو تباہ کرنا چاہتا ہے"

اور صاف ذکر کیا ہے کہ:۔

"اب اللہ تعالےٰ اس جدید طرز کی سب سے بڑی حکومت کے ذریعہ ہمیشہ کے لئے خونی ملاؤں کو صفحہ ہستی سے مٹا دینا چاہتا ہے"

لیکن تاہم موجودہ ماحول کے پیش نظر جب کہ ہر سیدھی بات کو بھی الٹا رنگ دیدیا جاتا ہے۔ میں اس بات کا اعلان کرتا ہوں کہ ہماری جماعت خدا کے فضل سے ہر حال میں پُر امن اور پابند قانون ہے اور ہمیں یہی تعلیم دی گئی ہے کہ اشتعال کی موجودگی میں بھی حتی الوسع ایسا اندازِ تحریر اختیار نہ کیا جائے۔ جس سے کسی قسم کی غلط فہمی کا امکان پیدا ہو جائے۔ (ناظر امور عامہ و خارجہ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ایک مظلوم احمدی کی درخواست دعا

مکرم رکن الدین صاحب احمدی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کوہاٹ تحریر فرماتے ہیں:۔

بندہ پر ایک مولوی نے مذہبی اختلاف کی بناء پر ۲۳ر اور ۲۴ر جون کی درمیانی شب کو چاقو سے قاتلانہ وار کرکے بائیں طرف پسلی میں گہرا وار کیا۔ رات کے گیارہ بجے بذریعہ لاری مجھے کوہاٹ ہسپتال میں لا کر اپریشن کیا گیا۔ صبح معلوم ہوا کہ اب میری حالت خطرے سے باہر ہے۔ چنانچہ پنسلین کے انجیکشن سے زخم مندمل ہوتے چلے گئے۔ اپریشن کے وقت میں نے دعا کی تھی کہ الٰہی! تو میری زندگی کو بطور نشان قائم رکھ۔ سو الحمدللہ اللہ تعالےٰ نے دعا قبول فرمائی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مجھے اپنی باقی ماندہ زندگی میں اسلام اور احمدیت کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۷ اگست ۱۹۵۲ء

مسلم لیگی اخبارات کا افسوسناک رویہ

مسلم لیگی اخبارات جن میں روزنامہ "آفاق" بھی شامل ہے کچھ دنوں سے مودودیوں اور احراریوں کے ساتھ ہم آواز ہو کر مسلمانوں کی جماعت احمدیہ کے خلاف پروپیگنڈا کر کے ملک میں فرقہ پرستی کو ہوا دے رہے ہیں۔ حالانکہ مسلم لیگ کے اولین اصولوں کے مطابق اور قائداعظم مرحوم کے عملی نمونہ کے پیش نظر ان کا فرض اولین تھا کہ وہ ملک و قوم میں اس طرح انتشار پیدا کرنے والے تمام عناصر کے خلاف اپنی پوری طاقت کے ساتھ جہاد کرتے۔ حیرت ہے کہ اس کی بجائے وہ اپنا تمام زور قلم اب ان قدیم دشمنان پاکستان کی ہوا خواہی میں صرف کر رہے ہیں اور دوسرے مسلم لیگی اخباروں کو بھی طرح دے رہے ہیں کہ یہ بڑا اچھا کام ہے ع

کئے جاؤ ہمت مرے دوستو

بالفرض معاصر ایسا کسی ذاتی مصلحت کی بنا پر بھی کر رہا ہے۔ تو اسے پھر بھی یہ سوچنا چاہیئے تھا۔ کہ مسلم لیگی با اصول اخبار ہونے کی حیثیت سے اس کے بُرے نمونہ سے دوسرے بے اصولے مسلم لیگی بدنام کنندہ نکو نامے چند اخبار مثلاً "زمیندار" کتنا ناجائز فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ چنانچہ اٹھا رہا ہے۔

چاہیئے تو یہ تھا کہ وہ احراری اخبار "آزاد" کو اور احراری مودودی اخبار "تسنیم" کو اگر نہ روک سکتا۔ تو کم از کم مسلم لیگی اخبارات کی تو اس صحیح طریق پر جو قوم اور پاکستان کے لئے مفید ہے چلنے میں راہ نمائی کرتا سخت افسوس ہے کہ معاصر نے اپنا صحیح فرض ادا کرنے کی بجائے احراری مودودی پروپیگنڈا کی ہوا خواہی کی ہے۔ اور اس غلط روش کا جو خطرناک نتیجہ نکل رہا ہے۔ وہ یہ ہے کہ وہ لوگ جن تک "آزاد" اور "تسنیم" ایسے بے سروپا اخباروں کی رسائی تک نہیں ہو سکتی تھی۔ وہاں بھی ان کی شنیع آواز "آفاق" اور دوسرے مسلم لیگی اخباروں کے ذریعہ زیادہ مؤثر اور خطرناک صورت میں پہونچ رہی ہے۔ اور اس طرح خود مسلم لیگی اخبارات خود مسلم لیگ کی جڑوں پر کلہاڑی چلا رہے ہیں

سوچنا چاہیئے کہ جب خود مسلم لیگ کے ترجمان احراری مودودی پن عوام کی ذہنیتوں میں استوار کر رہے ہیں۔ اور اس طرح فرقہ پرستی کے زہریلے پودے کی آبیاری کر رہے ہیں۔ تو اس سے مسلم لیگ کی مقبولیت پر ضرب پڑے گی یا نہیں۔ یہ سیدھی بات ہے ہر ایک مسلم لیگی یہ سوچے گا۔ کہ جب "مسلم لیگی" اخبارات احراریوں اور مودودیوں کے اصول اختیار کر رہے ہیں۔ تو اس سے ثابت ہوتا ہے کہ احراریوں اور مودودیوں کا طریق کار بہتر ہے۔ پھر کیوں نہ ہم اصل کی طرف رخ کریں۔ کیونکہ خود مسلم لیگ احراری یا مودودی پن کو اچھا سمجھتی ہے۔ اس کی پشت پناہی کرنا چاہتی ہے تو ع

چلو تم ادھر کو ہوا ہو جدھر کی

یہ واقعہ ہے کہ نہیں کہ احراری پارٹی اور مودودی پارٹی سیاست میں مسلم لیگ کی حریف تھیں ہیں اور رہیں گی؟ کیا مسلم لیگ نے ان دونوں پارٹیوں کے زخم نہیں کھائے ہوئے کیا ان دونوں پارٹیوں نے مسلم لیگ کی ایسی مخالفت نہیں کی تھی کہ کانگرس۔ مہاسبھا اور جن سنگ نے بھی کیا کی ہوگی؟ کیا مسلم لیگ مسلمانوں کی واحد نمائندہ سیاسی جماعت کے ادعا سے نہیں کھڑی ہوئی تھی؟ کانگرس ایک خالص ہندوانہ پارٹی تھی۔ وہ اس کی مخالفت کرتی تھی تو اپنے نقطۂ نظر سے حق بجانب سمجھی جا سکتی ہے۔ مگر جو مسلمان کہلانے والی جماعتیں مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت مسلم لیگ کے راستہ میں سد سکندری بن کر کھڑی ہو گئی تھیں۔ ان کو قومی زبان میں کیا نام دیا جاتا ہے؟ اور جب قومیں کسی کو حقیقتاً یہ نام دیتی ہیں۔ تو ان کو کیا سزا دی جاتی ہے۔؟ گھر کا بھیدی جب لنکا ڈھانے میں معروف ہو اور قوم اس کو موقعہ پر پکڑ لے۔ اور فتحیاب ہو۔ تو اس کے ساتھ وہ کیا سلوک کرتی ہیں؟

بے شک سراپا عفو و رحم ذات خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ پر اپنے دشمنان عنید کو معاف کر کے تاریخ عالم میں اپنے اسوۂ حسنہ کا ایک "مینار" کھڑا کر دیا ہے۔ بے شک مسلم لیگ نے بلکہ یوں کہنا چاہیئے۔ قائداعظم مرحوم نے اس پاک ذات کا جس پر لاکھوں کروڑوں درود ہوں تتبع کر کے پاکستان کے دشمنوں احراریوں اور مودودیوں کی نصرت جان بخشی کی۔ بلکہ ان کو پناہ دی۔ مگر سوال یہ ہے کہ کفار مکہ نے تو اسلام اختیار کر لیا تھا۔ اور حضرت محمد رسول اللہ کی امت میں مدغم ہو گئے تھے۔ اور ایک جان بن گئے تھے فاتحین فاتحین ہی رہے تھے۔ مگر کیا یہ حیرت ناک نہیں ہے۔ کہ مسلم لیگ سے شکست کھا کر احراری اپنے پورے احراری پن کے ساتھ مودودیئے اپنے پورے مودودیہ پن کے ساتھ مسلم لیگ کے مقابل ہی نہیں کھڑے رہے۔ بلکہ غضب تو یہ ہے۔ کہ مسلم لیگی اخبارات احراریوں کا احراری پن اور مودودیوں کا مودودی پن نہ صرف اختیار کر رہے ہیں۔ بلکہ خالص مسلم لیگیوں کو بھی احراری اور مودودیہ بنا رہے ہیں۔ اور مسلم لیگ اور قائداعظم کی فتح کو جو انہوں نے مودودیوں اور احراریوں کے علی الرغم نہائت شان سے حاصل کی تھی اس طرح شکست میں تبدیل کر رہے ہیں۔ اور ثابت کر رہے ہیں۔ کہ مسلم لیگ اور قائداعظم کے اصول غلط تھے صحیح اصول مودودیوں اور مودودی اور احراریوں اور عطا اللہ شاہ بخاری کے تھے دوسرے لفظوں میں بہتر اصول یہ نہیں ہے کہ

تمام مسلمان کہلانے والے ایک محاذ پر جمع ہو جائیں۔

بلکہ بہتر اصول یہ ہے

فرقہ پرستی کو خوب ہوا دی جائے۔ قوم کے مذہبی ٹکڑے کر کے رکھ دیئے جائیں۔ قوم سیاسی محاذ میں بھی حنفی۔ وھابی۔ شیعہ۔ سنی۔ احمدی غیر احمدی ٹولیوں میں صرف تقسیم ہی نہ ہو بلکہ ایک دوسرے کے خلاف کفر و ارتداد کی گولیاں چلائیں اور جب ایک فرقہ برسر اقتدار آجائے۔ تو اس کے علماء دوسرے تمام فرقوں کو کافر و مرتد قرار دے کر ان کے قتل نامے لکھیں۔ جن کے جلو میں خنجروں سے مسلح جلاد موجود رہیں۔

مودودیوں اور احراریوں کی الکتاب کا یہی پہلا اصول ہے۔ اگر باور نہ ہو تو رسالہ "الشہاب" جو ممنوع ہونے کے باوجود احراریوں کے ہاں عام ہے۔ اور مودودی صاحب کا رسالہ "مرتد کی سزا اسلام میں" پڑھ کر دیکھیں۔ دونوں رسالے احراریوں اور مودودیوں کی الکتاب کے دو سیپارے ہیں۔

تحفظ ختم نبوت کا جو ڈھونگ احراریوں اور مودودیوں نے رچایا ہوا ہے۔ کس غیر دور اندیشانہ مصلحت کی بنا پر معاصر "آفاق" جیسا مسلم لیگی نیم سرکاری اخبار بھی اس کو نہ صرف قائم رکھنے کے لئے بلکہ ملک و قوم میں کامیاب کرنے کے لئے پوری کوشش کر رہا ہے۔

اور احراریوں اور مودودیوں جیسی دشمنان مسلم لیگ و پاکستان پارٹیوں کو مسلم لیگ کی ہستی کو ملیامیٹ کر دینے کی حد تک مضبوط و مستحکم کر رہا ہے۔ اور جس طرح درخت کو اندر ہی اندر گھن کھاتا چلا جاتا ہے۔ اور وہ ایک دن کھوکھلا ہو کر گر پڑتا ہے اسی طرح مسلم لیگ کے اندر ہی اندر مودودی پن اور احراری پن پھیلتا چلا جا رہا ہے۔ اور اس کا سہرا مسلم لیگ کے ترجمانوں خاصکر معاصر "آفاق" کے سر پر ہے۔ کیونکہ وہ نیم سرکاری اخبار ہے۔ اور جو کچھ روزنامہ "زمیندار" کے مسئول کو طرح مل رہی ہے۔ وہ بھی "آفاق" ہی کے اعمال نامے میں لکھی جا رہی ہے۔

ہمیں توقع ہے اور ضرور توقع کرنی چاہیئے۔ کیونکہ "آفاق" کی پالیسی کے واضعین اور سنجیدہ دور اندیش اور صاحب فراست لوگ ہیں۔ ان سے ہمیں پوری پوری توقع ہونی چاہیئے۔ کہ وہ اپنے نہائت خطرناک رویہ پر نظر ثانی کریں گے۔ اور تمام وقتی مصالح کو پاؤں میں مسل کر ملک و قوم کے مفاد کے پیش نظر نہ صرف اپنا رویہ بدل لیں گے۔ بلکہ جو ضرر و نقصان وہ اب تک اپنی غلط روش سے ملک و قوم کو پہونچا چکے ہیں۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۸)

اراکین پنجاب مسلم لیگ کی خدمت میں

چند معروضات

از محترم اصغر بھٹی صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل بی ایڈووکیٹ ہائی کورٹ
ممبر پنجاب پراونشل مسلم لیگ کونسل

غلامی والی ذہنیت کو بدل دینا چاہیئے

برادران۔

میں آپ کی توجہ اس امر کی طرف پھرانا چاہتا ہوں۔ کہ آج سے صرف پانچ سال پہلے ہم لوگ ایک غیر ملکی حکومت کے تابع تھے اور غیر ملکی حکومت کے تابع بھی پھر ایک اور منظم جماعت ہندوؤں کی ایسی تھی۔ جو غیر ملکی حکومت کی مصلحتوں سے بچے ہوئے امور پر پورے طور پر تسلط رکھتی تھی۔ اور ہمارے حصہ میں صرف صفر آتا تھا۔ ہم صرف نعروں اور گریہ وزاری سے بیرونی دنیا کے مسلمانوں کی مشکلات میں ان کی مدد کر سکتے تھے۔ ہماری بساط میونسپل کمیٹیوں اور اسمبلی کے مخالف بنچوں تک پھیلتی تھی۔ اور اس سے زیادہ نہ ہم کو کوئی طاقت حاصل تھی نہ قوت تھی۔ خدا تعالےٰ نے یکدم حالات بدل دیئے۔ اس نے اپنے ایک بندے کے دل میں جوش پیدا کر دیا۔ قوت عمل پیدا کر دی۔ قربانی اور ایثار کی روح پیدا کر دی۔ اور اسے طاغوتی طاقتوں کے مقابلہ میں ایک چٹان کی طرح کھڑا کر دیا۔ جس نے درد رکھنے والے مسلمانوں کی مدد سے ۱۹۴۵ء ۱۹۴۶ء اور ۱۹۴۷ء کے نازک دور میں مسلمانوں کی دیانتداری اور اخلاص کے ساتھ خدمت کی۔ اور وہ جو غلامی بد انتظامی کم مائیگی اور صرف زبانی لاف وگزاف کا شکار ہو رہے تھے۔ ہمت کر کے عملی دنیا میں کود پڑے۔ اور آخر ۱۹۴۷ء کے وسط میں وہ مسلمان جو ایک ہزار سال پہلے ہندوستان میں آکر سارے ملک پر چھا گیا تھا۔ اور جس کی آواز کے مقابلہ میں کوئی آواز نہ اٹھتی تھی۔ لیکن اپنی بدقسمتی سے گزشتہ ڈیڑھ سو سال سے اپنی طاقت کھو چکا تھا۔ اور آقا در آقا کی غلامی میں مبتلا ہو گیا تھا۔ اس کی گردن غلامی کے بندھنوں سے آزاد ہوئی۔ اور اس نے پھر ایک دفعہ آزادی کا سانس لیا۔ اور گو نسبتاً چھوٹا ہی سہی لیکن ہندوستان کا ایک حصہ اس کے تحت نگین قرار دیا گیا۔ اور وہ ایک خود مختار بادشاہ کی حیثیت میں کام کرنے لگا۔ پس ہمیں اپنی گزشتہ غلامی والی ذہنیت کو اب بدل دینا چاہیئے۔ ہمیں یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ ہمارے کاموں سے محلے کی کسی گلی یا ٹاؤن کے کسی مکان پر اثر نہیں پڑتا۔ بلکہ ہمارے اعمال اور ہمارے افعال کا اثر مسلمانوں کی سب سے بڑی آزاد حکومت پر پڑتا ہے جس کا لازمی نتیجہ سارے عالم اسلام کے اندر ایک تغیر کا پیدا ہو جانا ہوگا۔ پس ہمیں اپنے تمام کاموں میں ہر وقت یہ مدنظر رکھنا چاہیئے کہ ہمارے کاموں سے صرف ہم پر اور ہماری اولادوں پر ہی اثر نہیں پڑے گا بلکہ سارے عالم اسلام کو اس سے تقویت پہونچے گی یا ضعف پہونچے گا

قائد اعظم کا دیا ہوا سبق

اس کے بعد میں آپ کو توجہ دلاتا ہوں کہ باوجود اس کے کہ قائد اعظم نے متواتر ہمیں یہ سبق دیا تھا کہ اتحاد، تنظیم اور یقین محکم کے ذریعہ سے پاکستان کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ اور اسی سے اس کو تقویت دی جائے گی۔ ہم تھوڑے دنوں سے دیکھتے ہیں کہ مختلف پارٹیاں لیبل بدل بدل کر اپنی سیاسی اغراض کے لئے ان ذرائع کو کمزور کر رہی ہیں۔ جن کی بناء پر قائد اعظم نے پاکستان کی بنیاد رکھی تھی۔ ابھی تھوڑے دن ہوئے بنگال میں زبان کا سوال اٹھا ہے۔ میں خود مرزائی نہیں۔ لیکن سوال یہ نہیں کہ کون مرزائی ہے اور کوئی مرزائی نہیں۔ سوال صرف یہ ہے کہ کون پاکستانی ہے۔ اور کون پاکستانی نہیں۔ کسی پاکستانی کو مرزائی یا غیر مرزائی کے نام سے پاکستان کے جسم سے کاٹا نہیں جا سکتا۔ تم کس طرح کسی قوم کو کاٹ سکتے ہو۔ جبکہ وہ قوم تمہارے اندر بستی ہے۔ آخر تم انہیں نکال کر کہاں لے جاؤ گے؟ جب تک کوئی دوسرا ملک ان کو لینے کے لئے تیار نہیں اور وہ جانے کے لئے تیار نہیں۔ تم کر ہی کیا سکتے ہو؟

> باوجود اس کے کہ قائد اعظم نے متواتر ہمیں یہ سبق دیا تھا۔ کہ اتحاد، تنظیم اور یقین محکم کے ذریعہ سے پاکستان کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ اور اس سے اس کو تقویت دی جائے گی۔ ہم تھوڑے دنوں سے دیکھتے ہیں کہ مختلف پارٹیاں لیبل بدل بدل کر اپنی سیاسی اغراض کے لئے ان ذرائع کو کمزور کر رہی ہیں۔ جن کی بناء پر قائد اعظم نے پاکستان کی بنیاد رکھی تھی :

ایک بے عقلی کا سوال

پس یہ ایک بے عقلی کا سوال ہے۔ جو اٹھایا گیا ہے۔ اور صرف ملک میں فساد پیدا کرنا اس سے مقصود ہے۔ مرزائیوں کو اقلیت بنا کر ہم کیا فائدہ اٹھائیں گے۔ کیا ہم سیاسی حقوق سے ان کو محروم کر دیں گے؟ کیا ہم ان کو تبلیغ سے روک دیں گے؟ کیا عیسائی تبلیغ نہیں کر رہے ہیں؟ کیا آریہ سماجی تبلیغ نہیں کر رہے ہیں؟ کیا بہائی ہمارے ملک میں تبلیغ نہیں کر رہے؟ کراچی کے قریباً تمام ہوٹل ان کے قبضہ میں ہیں۔ وہ قرآن کریم کو منسوخ قرار دیتے ہیں۔ اور بہاء اللہ کو خدا تعالےٰ کا مظہر قرار دیتے ہیں۔ مگر وہ تبلیغ کر رہے ہیں۔ اور پاکستان ان کو نہیں روکتی۔ پارٹیشن کے بعد بھی کئی لوگ عیسائی ہوئے ہیں۔ ان کو گورنمنٹ نہیں روکتی۔ اور نہیں روک سکتی خود ہم بھی تو ہر ملک میں اسلام کے لئے تبلیغ کا حق محفوظ رکھتے ہیں۔ پھر مرزائیوں کو اقلیت قرار دینے سے فائدہ کیا ہوگا؟ صرف یہی ناکہ اقلیت کی وجہ سے ان کو اپنے حصہ سے کچھ زیادہ ملے گا۔ اگر وہ اپنے آپ کو مسلمان کہتے رہے تو ہمارے ان کو اقلیت قرار دینے سے بنتا کیا ہے۔ یا پھر ہمیں یہ قانون بنانا پڑے گا کہ کوئی شخص بغیر مولویوں کی اجازت کے اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہہ سکتا۔ اور پھر اگر یہی جھگڑا جاری رہا تو اس بات کی کون ضمانت دے سکتا ہے کہ آئندہ سنیوں اور شیعوں اور حنفیوں اور دیوبندیوں کے خلاف ایسے ہی الزام نہیں لگائے جائیں گے۔ اور ایسی شورش نہیں کی جائیگی اور پاکستان میں فتنہ کی خلیج وسیع تر نہیں کی جائے گی :

> کسی پاکستانی کو مرزائی یا غیر مرزائی کے نام سے پاکستان کے جسم سے کاٹا نہیں جا سکتا تم کس طرح کسی قوم کو کاٹ سکتے ہو۔ جبکہ وہ قوم تمہارے اندر بستی ہے؟ آخر تم انہیں نکال کر کہاں لے جاؤ گے جب تک کوئی دوسرا ملک انہیں لینے کے لئے تیار نہیں۔ اور وہ جانے کے لئے تیار نہیں تم کر ہی کیا سکتے ہو؟:

ایک اور قابل غور بات

پھر ایک یہ بات بھی قابل غور ہے کہ اگر مرزائی اپنے آپ کو مسلمان کہنے پر اصرار کرتے رہے اور مسلمانوں کے دین پر چلتے رہے۔ تو آپ کو گورنر جنرل سے ایک ایسا آرڈی ننس بنوانا پڑے گا۔ کہ جس کی رو سے کوئی مرزائی اپنا نام مسلمان کا سا نہ رکھے۔ نہ ہی کلمہ پڑھے۔ اگر کلمہ پڑھے تو اس کی زبان گدی سے نکال لی جائے۔ قرآن کو ہاتھ لگائے۔ تو ہاتھ کاٹ دیئے جائیں اور اگر مسلمانوں کے قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھے۔ بلکہ مسلمانوں کی طرح نماز بھی پڑھے تو اسکو سخت سزا دی جائے۔ یا اور کوئی اسلامی کام کرے۔ تو اس کو از روئے قانون ماخوذ کیا جائے۔ سو ایسا آرڈی ننس بنوانا ضروری ہوگا ورنہ ہم مرزائیوں کا مسلمانوں سے کسی طرح امتیاز نہیں کر سکیں گے۔ اور نہ ان اسلامی شعار سے باز رکھ سکیں گے۔ جو مسلمانوں کے دین کے لئے خاص ہیں۔ کیا ایسا آرڈی ننس آپ بنوا سکتے ہیں۔

اگر بنوا سکتے ہیں تو ضرور بنوایئے۔ یہ آپ کی عظیم الشان اسلامی خدمت سمجھی جائیگی اور تاریخ میں آپ کا اور پاکستان کا نام سنہری حروف میں لکھا جائے گا۔

ضلع گورداسپور کا معاملہ

اس کے علاوہ ہمیں ایک اور قربانی دینی پڑے گی۔ اور وہ یہ ہے کہ آپ کو علم ہوگا کہ ضلع گورداسپور کی قبل تقسیم مسلم اور غیر مسلم آبادی کا تناسب کچھ اس قسم کا تھا کہ مسلمان نصف سے زیادہ تھے۔ اور غیر مسلم جن میں ہندو سکھ اور عیسائی وغیرہ سب شامل تھے مل ملا کر مسلمانوں کے برابر نہ تھے

احرار کے متعلق اس دھوکے میں پڑ جانا کہ وہ کوئی مذہبی تحریک ہے۔ یا ختم نبوت یا اور کسی دینی مسئلہ کے حل کے لئے کھڑی ہوئی ہے۔ کتنی خطرناک اور فاش غلطی ہوگی۔ آپ نے قائداعظم کی فراست کے تجربے کئے ہوئے ہیں۔ کیا اب ان تجربوں کے بعد اور مولوی عطاء اللہ شاہ صاحب کے اپنے اس اقرار کے بعد کہ ”میں نے قائداعظم کے بوٹ پر اپنی داڑھی رکھی پر وہ نہ پسیجے“ اس تحریک سے دھوکا کھا جائیں گے۔ اور پاکستان کی مملکت میں اختلاف اور شقاق کا دروازہ کھلنے دیں گے۔

اس لحاظ سے یہ ضلع بحیثیت مجموعی مسلم اکثریت کا ضلع تھا۔ اس ضلع میں مرزائی کثرت سے آباد تھے۔ اگر ان کی آبادی کو الگ کرکے شمار کیا جاتا۔ تو پھر مسلمان نصف سے کم رہ جاتے تھے۔ اس صورت میں یہ ضلع غیر مسلم اکثریت کا ضلع ہو کر رہ جاتا تھا۔ چونکہ کانگرس کشمیر کو ہندوستان کے ساتھ ملانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہی تھی۔ اور اس راہ میں گورداسپور بری طرح حائل تھا۔ کیونکہ ہندوستان کو کشمیر جانے کے لئے بہرحال گورداسپور سے ہو کر جانا پڑتا تھا۔ اس لئے کانگرس نے پورا زور لگایا۔ کہ ضلع گورداسپور بھی ہندوستان میں شامل ہو جائے۔ چنانچہ اس نے گورداسپور کو غیر مسلم اکثریت کا ضلع ثابت کرنے کے لئے پوری کوشش کی۔ اس وقت احرار مسلم لیگ کے سخت مخالف بلکہ پاکستان کے نظریے ہی کے قائل نہ تھے۔ اور بڑے سرگرم کانگرسی تھے۔ اس لئے کانگرس نے ان سے خوب فائدہ اٹھایا۔ اور ان کے پوسٹر اور لٹریچر وغیرہ کمیشن کے سامنے پیش کئے۔ جن میں ثابت کیا گیا تھا۔ کہ مرزائی مسلمانوں سے الگ فرقہ ہیں۔ یعنی خود مسلمان مرزائیوں کو اپنا حصہ نہیں سمجھتے۔ ظاہر ہے۔ کہ ایسا ثابت ہونے سے مسلم لیگ کو ایک عظیم نقصان کا ڈر تھا۔ چنانچہ اس وقت کے دوربین قائد اعظم اور مسلم لیگ کے رہنماؤں نے اس سازش کو بروقت بھانپ لیا۔ اور اس کے جواب کے طور پر خود قادیانیوں کی طرف سے ایک میمورنڈم ٹریبونل کے سامنے پیش کیا۔ اس میں قادیانیوں نے خود اس بات کو پیش کیا۔ کہ وہ مسلمانوں کا ایک حصہ ہیں۔ اور کوئی الگ فرقہ نہیں ہیں۔ یعنی!

”احرار نے ثابت کرنا چاہا۔ کہ قادیانی الگ فرقہ ہیں۔ اور مسلم لیگ نے ثابت کیا۔ کہ قادیانی مسلم لیگ کا حصہ ہیں۔“

گو بعد میں ضلع گورداسپور پاکستان کو نہ مل سکا۔ لیکن پاکستان کی یہ دلیل کہ ضلع گورداسپور مسلم اکثریت کا ضلع ہے۔ قائم رہی۔ اور یہ دلیل ایک ایسی مضبوط بنیاد تھی۔ جس پر آئندہ مسئلہ کشمیر نہروں اور بجلی وغیرہ کے مسائل میں پاکستان نے دلائل کی ایک عظیم الشان عمارت کھڑی کردی جس کے ساتھ ٹکرا ٹکرا کر ہندوستان کی تمام دلیلیں ٹوٹتی پھوٹتی رہیں۔

آج بھی یہ دلیل قائم ہے۔ اور پاکستان کے ہاتھ میں ایک زبردست ہتھیار ہے۔ جس پر اس کے مسئلہ کشمیر کا دارومدار ہے۔ ہندوستان میں اس وقت پانچ کروڑ مسلمان آباد ہیں۔ انتہائی کس مپرسی اور قابل رحم حالت میں ان کی زندگی کے دن گذر رہے ہیں۔ پاکستان میں اقلیتوں سے جس قسم کا سلوک ہوتا ہے۔ اس کی طرف ان کی ملتجیانہ نگاہیں لگی رہتی ہیں۔ پاکستانیوں کی ذرا سی لغزش ان کے لئے قیامت کا نمونہ بن سکتی ہے۔ اگر مرزائیوں کو محض اقلیت قرار دینے کی بات ہوتی۔ تو کچھ نہ تھا۔ لیکن لیکن آج کل کے خونی مولوی تو برملا اعلان پر اعلان کر رہے ہیں۔ کہ مرزائیوں کو اقلیت قرار دے کر اس ملک سے ہی نکال دیا جائے گا۔ اور شاید ان کا پیٹ تو اس طرح بھی نہ بھرے گا۔ خواہ ایسا کرنے سے پانچ کروڑ جانیں خطرہ میں پڑ جائیں۔ ذرا غور کیجئے کہ اگر مرزائیوں کو آپ نے اقلیت قرار دے لیا۔ تو آخر ان سے وہی سلوک ہوگا۔ جو ہندوؤں سے۔ اور ہندو پاکستان میں دو کروڑ ہیں۔ یہ دو کروڑ ہندو کیا پانچ کروڑ مسلمانوں کو زندہ رہنے دیگا؟ کیا یہ دو کروڑ ہندو مسلمانوں کا ایک اپنے میں سے علیحدہ کئے ہوئے فرقہ پر ہوتا ہوا ظلم دیکھ کر اپنے آپ کو محفوظ سمجھے گا؟ کیا وہ اس خدشہ پر ہی آفت نہ لے آئیگا؟ خدارا ذرا تو سوچیئے۔ چند لاکھ مرزائیوں پر ظلم کرکے آپ خود پاکستان کے وجود کو خطرے میں ڈال لیں گے۔ اس کے علاوہ اس ضمن میں کچھ نہیں کہتا۔ آپ خود اس کی تفصیلات کے گھنے جنگل میں داخل ہو کر نکلنے کی کوشش کیجئے۔

فتنہ کو ہوا دینے والے کون ہیں؟

اتنا بھی تو سوچیں کہ اس فتنے کو آگ دینے والے ہیں کون لوگ۔ آخر ایک انسان کی گذشتہ تاریخ بھی تو اس کی نیتوں پر روشنی ڈالتی ہے۔ آج احرار کہلانے والے درحقیقت آج سے تیئیس سال پہلے کے کانگرسی ہیں۔ پہلے وہ کھلے کھلے کانگرسی تھے۔ اور ان کا نام احرار وغیرہ نہیں تھا۔ نہرو رپورٹ کی ان لوگوں نے تائید کی۔ جبکہ ساری اسلامی دنیا نے اس کی مخالفت کی حتیٰ کہ مولانا محمد علی صاحب جوہر اور مولانا شوکت علی صاحب بھی اس رپورٹ کی وجہ سے کانگرس سے بدظن ہو گئے۔ جب کانگرس نے دیکھا۔ کہ اب مسلمانوں میں اس کی کوئی وقعت باقی نہیں رہی۔ تو انہوں نے سمجھا کہ یہ چند مسلمان جن کو وہ تنخواہیں دے دے کر اپنا پروپیگنڈا کرواتے تھے۔ اب ان کے کام نہیں آسکتے۔ تب انہوں نے ان لوگوں کو امداد دینی بند کردی۔ اور یہ لوگ حیران رہ گئے۔ کہ اب کیا کریں۔

سنہ ۲۷ء میں جب لاہور میں ہندو مسلم فساد ہوا۔ اور مسجد سے نکلتے ہوئے چند مسلمانوں کو سکھوں نے یکدم اپنی کرپانوں سے قتل کردیا۔ اور مسلمانوں میں ایک جوش پیدا ہو گیا۔ تو احمدیوں کے امام نے اس وقت ہندو دکانوں سے سودا لینے کے خلاف ایک اعلان کیا۔ احراریوں نے اس سے فائدہ اٹھایا۔ اور انہوں نے بھی اس تحریک کو اٹھانا شروع کیا۔ لیکن جب گورنمنٹ نے سختی کی۔ اور ان کے لیڈر پکڑنے چاہے۔ تو سفارشیں کروا کے اپنا پیچھا چھڑوایا۔ مولانا ظفر علی خاں کی تجویز پر انہوں نے اپنا نام احرار رکھا۔ اور پھر بعد میں کئی مواقع پر انہی سے ٹکر لی۔ سب سے پہلے انہوں نے کشمیر موومنٹ میں حصہ لیا۔ اور جتھے بھیجنے شروع کئے۔ لیکن ان کی غرض محض یہ تھی۔ کہ مسلمانوں میں تفرقہ پیدا ہو جائے۔ اور مہاراجہ جموں جیت جائے۔ کیونکہ جیسا کہ اس زمانہ کے لٹریچر سے اور اخباروں سے ثابت ہے۔ ان کا وفد مہاراجہ جموں سے فیصلہ کرنے کے لئے کشمیر میں گیا۔ اور مہاراجہ جموں کا مہمان رہا۔ اور یہ صاف بات ہے کہ جبکہ کانگرس مہاراجہ جموں کے ساتھ تھی۔ تو یہ کانگرسی مہاراجہ جموں کے خلاف کس طرح ہو سکتے تھے۔ کشمیر کی تحریک کے بعد انہوں نے مرزائی اور غیر مرزائی کی تحریک شروع کی۔ قادیان میں مسجد اور مدرسہ بنانے کے لئے ہزاروں یا لاکھوں روپیہ لوگوں سے جمع کیا۔ لیکن نہ وہاں کوئی مسجد بنائی۔ نہ مدرسہ بنایا۔ سب روپیہ آپس میں بانٹ کر کھا گئے۔

احراری لیڈر کا ایک خط

ان کی تمام تحریکوں سے پتہ لگتا ہے۔ کہ وہ صرف سیاسی اغراض کے لئے نہیں بلکہ ذاتی فائدہ اٹھانے کے لئے تھیں۔ چنانچہ جب مسجد شہید گنج کا واقعہ ہوا۔ تو ۱۴ر جولائی سنہ ۳۵ء کو گورداسپور کے مقام سے چودھری افضل حق صاحب کو مولوی مظہر علی صاحب اظہر نے جو اس وقت احرار کے خاص لیڈر تھے۔ خط لکھا کہ ”۱۲ر جولائی کا شاہی مسجد کا اعلان سخت مفید ثابت ہوا ہے۔ پبلک کا رجحان ہماری طرف پلٹ چکا ہے۔ ضرورت صرف اس امر کی ہے۔ کہ ہر تیسرے چوتھے دن کے بعد ایسا ہی ہنگامہ خیز بیان شائع کر دیا جایا کرے۔ تاکہ مولوی ظفر علی خاں یا اس کی پارٹی عامۃ المسلمین کٹ جائیں۔ مکمل قبضہ و اقتدار حاصل ہو جانے کے بعد یہ ایجی ٹیشن فوراً ختم کی جا سکتی ہے۔ یہ مانا کہ مسجد کا معاملہ نہایت اہم ہے۔ مگر اس میں حصہ لینے سے اگر کامیابی ہو بھی گئی۔ تو نام ظفر علی خاں کا ہوگا۔ کیونکہ اس تحریک کا قائد وہی تسلیم کیا جا چکا ہے۔ اور ہمارا اور مجلس کا وقار سخت خطرے میں پڑ جائے گا۔“

اس کے بعد جب مسجد شہید گنج کی تحریک میں پیر جماعت علی شاہ صاحب نے حصہ لینے کا خیال ظاہر کیا۔ تو ۸ر ستمبر سنہ ۳۵ء کو گورداسپور سے ہی مولوی مظہر علی صاحب چودھری افضل حق صاحب رئیس الاحرار کو لکھتے ہیں:-

”۱۵ر ستمبر کو پیر صاحب لاہور آ رہے ہیں۔ اپنے ورکرز کو ہدایت کردیں۔ کہ یہ جلسہ کامیابی سے ہونے دیں۔ نیز ”مجاہد“ میں نہایت تدبر کے ساتھ مخالفت بھی جاری رکھی جائے۔ اور اس جماعت میں اپنے آدمی بھی شامل کر دیئے جائیں۔ تاکہ ان کی ہر سرگرمی سے اطلاع بھی ہوتی رہے۔ اور وقت آنے پر یہ عمارت فوراً گرائی جا سکے۔ مگر کوئی کچا آدمی ان کے نرغے تک بھی نہ جانے دیا جائے۔ شاہ صاحب سے کہہ دیں۔ (یعنی مولوی عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری سے) کہ اپنی توجہات خاکساریت کی طرف زیادہ منعطف کریں۔ اس دشمن کا سدباب نہایت ضروری ہے۔

مسئلہ حجاز کے متعلق میرا مشورہ صرف اتنا ہے۔ کہ سلطان کی براہ راست ہرگز مخالفت نہ کی جائے۔ کیونکہ اس طرح یہ تحریک ہمارے لئے نقصان دہ ثابت ہوگی۔ پھر لکھتے ہیں۔ اگر سلطان حجاز پر کما حقہٗ اثر ہو گیا۔ تو مالی مشکلات بھی حل ہو جائیں گی۔ اور چندے کی مصیبت سے کچھ عرصہ کے لئے نجات حاصل ہو جائیگی۔“

ان خطوط سے ظاہر ہے۔ کہ احرار مسجد شہید گنج کی تحریک کی مخالفت کا پختہ ارادہ کر چکے تھے۔ لیکن مسلمانوں کی مخالفت کے ڈر کی وجہ سے انہوں نے یہ فیصلہ کیا۔ کہ کھلے بندوں مخالفت نہ کی جائے۔ اپنے آدمی اس تحریک میں داخل کر دیئے جائیں۔ اور مخالف کیمپ میں رسوخ حاصل کرکے پھر اس تحریک کو گرا دیا جائے۔ اور یہ بھی کہ مسجد شہید گنج کی تحریک کی مخالفت ان کو کسی مذہبی یا سیاسی خیال کی وجہ سے نہیں تھی۔ بلکہ اس وجہ سے تھی۔ کہ مولوی ظفر علی خاں اس تحریک کے لیڈر رہیں۔ اگر یہ تحریک جیت گئی۔ تو ان کو عزت ملے گی۔ احرار کو عزت نہیں ملے گی۔ نیز یہ بھی ان حوالوں سے ظاہر ہے۔ کہ احرار نے صرف یہ فیصلہ کیا تھا۔ کہ سلطان ابن سعود کی نیم مخالفت کی جائے۔ تاکہ ایک طرف عام مسلمانوں میں ان کو شہرت حاصل ہو۔ جو اس وقت سلطان ابن سعود کے خلاف تھے۔ اور دوسری طرف اگر سلطان پر پورا قبضہ ہو جائے تو وہ ڈر جائے اور سلطان سے کوئی رقم احرار کو مل جائے۔ نیز پھر یہ (اس سے) صلح کر لیں۔ اور چندہ سے آزاد ہو کر ان کا اندازہ علم شروع ہو جائے۔ (باقی)

چودھری افضل حق صاحب رئیس الاحرار لکھتے ہیں:-

”کتوں کو بھونکتا چھوڑو۔ کاروانِ احرار کو اپنی منزل کی طرف چلنے دو۔ احرار کا وطن لیگی سرمایہ دار کا پاکستان نہیں۔ احرار اس پاکستان کو پلیدستان سمجھتے ہیں۔“

(خطبات احرار صفحہ ۹۹)

عطاء اللہ شاہ بخاری پسرور کانفرنس سنہ ۴۶ء میں فرماتے ہیں:-

”پاکستان کا بننا تو بڑی بات ہے۔ کسی ماں نے ایسا بچہ نہیں جنا۔ جو پاکستان کی پ بھی بنا سکے۔“ (روزنامہ جدید نظام استقلال نمبر سنہ ۵۱ء)

دائرۂ اسلام سے خارج کرنیکی مہم کا تازہ شکار

اہلِ قرآن پر "خارج از اسلام" اور "کافر" ہونیکا فتویٰ

(از مکرم عباد اللہ صاحب گیانی)

ہر ایک ملک کو اس امر کی ہمیشہ ضرورت ہے کہ اس کے باشندے باہمی منافرت اور انتشار سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ دنیا کی تاریخ میں ایک بھی ایسی مثال نہیں ملتی کہ جس سے یہ معلوم ہو سکے کہ باہمی سرپھٹول کرنے والے لوگوں کے ملک نے کوئی ترقی کی ہو یا کوئی عزت حاصل کی ہو۔ آج اسلامی دنیا کے زوال کا بہت بڑا سبب یہ ہے کہ مسلمان کہلانے والوں نے اتحاد اور تنظیم کے سنہری اصولوں کو پسِ پشت ڈال دیا۔ اور اس کی بجائے انتشار اور فرقہ وارانہ منافرت کو اپنے دلوں میں جگہ دی۔ حالانکہ قرآن شریف میں اس بات پر بہت زور دیا گیا ہے کہ مسلمان ہر قسم کے انتشار اور باہمی منافرت سے بچنے کی کوشش کریں۔ کیونکہ منافرت ہلاکت اور تباہی کا گڑھا ہے جو قوم اس میں ایک دفعہ گر گئی پھر وہ تباہی سے نہ بچ سکی۔

ہماری کس قدر بدقسمتی ہے کہ کچھ عرصہ سے بعض ایسے لوگوں نے جو سیاسی میدان میں مسلم لیگ کے ہاتھوں پٹ چکے تھے اپنا کھویا ہوا وقار حاصل کرنے کی نیت سے ملک میں انتشار پھیلانا شروع کر رکھا ہے اور اس کے لئے انہوں نے "مسئلہ ختمِ نبوت" جیسے پاکیزہ اور مقدس مسئلہ کو ایک آڑ بنا رکھا ہے۔ تاریخ اسلام سے پتہ چلتا ہے کہ مولوی صاحبان کا ہمیشہ یہ دستور رہا ہے کہ جو بات ان کے دماغ میں آئے وہی صحیح اور اصل اسلام ہے۔ خواہ وہ بات قرآن شریف کے الٹ اور احادیث کے خلاف کیوں نہ ہو نیز بزرگانِ سلف صالحین بھی اس کا رد کیوں نہ کر رہے ہوں۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ مسلمانوں میں اس وقت بے شمار فرقے ہیں اور ہر فرقہ دوسرے فرقہ کو کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج یقین کرتا ہے۔ اگر کفر کے ان فتووں کو محفوظ رکھا جائے تو اس وقت مسلمانوں کا کوئی بھی گروہ یا فرقہ ایسا نہ ہوگا جو مسلمان ثابت ہو سکے۔ اس صورت میں بہترین طریقہ یہی تھا کہ مولوی صاحبان اپنے کفر کے فتووں کو اپنی مساجد کی چار دیواری میں ہی محفوظ رکھتے اور مشترکہ سیاسی پلیٹ فارم پر اپنے ملک کی بہتری اور ترقی میں کوشاں رہتے۔ پاکستان کا قیام ہمارے اسی مشترکہ سیاسی پلیٹ فارم کا ایک معجزہ ہے اور ہمیں اس امر کو کسی حالت میں بھی فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ ہماری آئندہ ہر قسم کی ترقیات بھی اسی مشترکہ سیاسی پلیٹ فارم سے وابستہ ہیں۔ ورنہ اگر ہم نے اپنے مولوی صاحبان کو اپنے اس مشترکہ پلیٹ فارم پر کھڑے ہو کر فرقہ وارانہ منافرت اور انتشار پھیلانے کی ڈھیل دے دی تو ہمارا بھی وہی حشر ہوگا جو فتویٰ باز مولوی صاحبان ہم سے پہلے مسلمانوں کی بڑی بڑی حکومتوں اور مملکتوں کا کر چکے ہیں۔

اس وقت جماعت احمدیہ کو نشانہ بنایا اور اس کے خلاف کفر کے فتوے تیار کئے جا رہے ہیں اور احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے پر زور دیا جا رہا ہے۔ مگر کون اس کی گارنٹی دے سکتا ہے کہ اس کے بعد ہمارے فتوے باز مولوی صاحبان امن و سکون اختیار کر لیں گے۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ روزِ اول سے ہی ان علمائے کرام نے فتوے بازی کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے کبھی کسی کو کافر گردانا اور کبھی کسی کو واجب القتل قرار دیا۔ مولانا حالی نے اسی بات کے پیشِ نظر فرمایا ہے کہ:۔

> "بڑھے جس سے نفرت وہ تقریر کرنی
> جگر جس سے شق ہو وہ تحریر کرنی
> گناہ گار بندوں کی تحقیر کرنی
> مسلمان بھائی کی تکفیر کرنی
> یہ ہے عالموں کا ہمارے طریقہ
> یہ ہے ہادیوں کا ہمارے سلیقہ"
>
> (مسدس حالی)

حال ہی میں پاکستان کے دار الخلافہ کراچی سے "صحیفہ اہلِ حدیث" کا ایک خاص نمبر "حدیث نمبر" کے نام پر شائع ہوا ہے۔ اس خاص نمبر میں متعدد جگہ اس امر پر زور دیا گیا ہے کہ اہلِ قرآن حضرات کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ چنانچہ ایک مقام پر لکھا ہے:۔

> "جس طرح قرآن مجید منزل من السماء ہے ویسے ہی حدیث منزل من السماء ہے صرف فرق اتنا ہے کہ یہ وحی جلی ہے یہ وحی خفی ہے۔ یا وہ وحی متلو ہے یہ غیر متلو واجب الایمان و واجب التعمیل ہونے میں دونوں یکساں ہیں۔ جیسے قرآن کا منکر کافر ہے ویسے ہی حدیث کا منکر بھی اسلام سے خارج ہے۔"
>
> (صحیفہ اہلِ حدیث کراچی حدیث نمبر ۱۳۷۱ھ صفحہ ۵۲)

اس خاص نمبر کے ایک مقام پر مولانا وحید الزمان صاحب حیدرآبادی کی "تفسیر وحیدی" کا ایک حوالہ بھی نقل کیا گیا ہے جو یوں ہے:۔

> "آنحضرت صلعم نے فرمایا۔ سن رکھو مجھ کو قرآن ملا اور اس کے ساتھ ہی ایک اور قرآن کی طرح یعنی حدیث اور جو کوئی حدیث کو قابلِ اعتبار نہ سمجھے وہ در حقیقت قرآن کا بھی منکر ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اس کا حکم وہی ہے جو کافروں کا"
>
> (صحیفہ اہلِ حدیث کراچی حدیث نمبر صفحہ ۶۶)

اب ناظرین انصاف سے غور فرمائیں کہ احمدیوں کو ایک غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے بعد مولوی صاحبان کیسے خاموش رہ سکتے ہیں جبکہ ان کے نزدیک جو حکم کافروں کے لئے ہے وہی اہلِ قرآن حضرات کے لئے ہے ان فتوے باز مولوی صاحبان کے نزدیک وہ بھی کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ کیا صحیفہ اہلِ حدیث کا حدیث نمبر (جسے اگر فتویٰ نمبر کہا جائے تو زیادہ مناسب اور موزوں ہے) اہلِ قرآن حضرات کو بھی ایک غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا پیش خیمہ نہیں؟

اس خاص نمبر کے ایک مقام پر تو یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ اہلِ قرآن حضرات کا فرقہ ایک ایسا فرقہ ہے جس سے بڑھ کر گمراہ کن فرقہ اور کوئی نہیں اور اس فرقہ سے تعلق رکھنے والے لوگ سب کافروں سے بڑھ کر کافر ہیں جیسا کہ مرقوم ہے:۔

> "مسلمانوں کو اس ضال اور مضل فرقہ سے لزوماً احتراز کرنا چاہیئے۔ اس فرقہ سے بڑھ کر کوئی زیادہ گمراہ کن فرقہ اور اکفر الکفر صفحہ ہستی پر نظر نہ آئے گا"
>
> (صحیفہ اہلِ حدیث کراچی حدیث نمبر صفحہ ۱۵۸)

پس جب اہلِ حدیث حضرات کے نزدیک فرقہ اہلِ قرآن ایک ایسا فرقہ ہے جس سے بڑھ کر گمراہ کن اکفر الکفر فرقہ صفحہ ہستی پر ہی نہیں تو کیا اس کا یہ مطلب نہیں کہ اسے بھی ایک غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی ضرورت ہوگی۔ بلکہ اس تحریر سے تو یہ لازم آئے گا کہ احمدیوں سے پہلے اہلِ قرآن کو ایک غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ کیونکہ اہلحدیث حضرات کے اپنے بیانات کی رو سے ہی جماعت احمدیہ "گمراہی" اور "کفر" میں اہلِ قرآن حضرات کے بہت پیچھے ہے۔

الغرض اس امر سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ فتوے باز مولوی صاحبان کے کفر کے فتووں کا سلسلہ ایک لامتناہی سلسلہ ہے۔ یہ شاید ہی کسی جگہ ختم ہو سکے۔ ان حالات کے پیش نظر ہی دہلی کے ایک کثیر الاشاعت ہفت روزہ اخبار "ریاست" نے پاکستان کو طعنے دیتے ہوئے لکھا ہے:۔

> "احمدی (قادیانی) مذہب کے لحاظ سے مسلمان ہیں۔ نماز اور روزہ کے پابند ہیں۔ رسول اللہؐ کی رسالت کے قائل ہیں اور ان کا مذہبی جرم صرف یہ ہے کہ یہ دوسرے نبیوں کی طرح احمدی جماعت کے بانی حضرت مرزا صاحب کو بھی (تابع شریعت محمدیہ) ایک نبی مانتے ہیں۔ چنانچہ اندازہ ہو سکتا ہے کہ جس صورت میں کہ پاکستان کے مسلمان احمدی مسلمانوں کے ساتھ ہی یہ سلوک کر رہے ہیں پاکستان میں کسی دوسرے غیر مسلمان یا عیسائی کا آرام اور اطمینان کے ساتھ رہنا کیونکر ممکن ہے اگر ...... گورنمنٹ نے احمدی حضرات کو بھی ایک اقلیت قرار دیا گیا تو کیا اختلاف کے باعث آئندہ مسلمانوں کی شیعہ وغیرہ جماعتیں بھی خطرہ میں نہ ہونگی اور اس کو بھی چھوڑ دیجئے۔ ہم صاف الفاظ میں پوچھتے ہیں کہ (احمدیوں کو اقلیت قرار دینے کے بعد) کیا پاکستان گورنمنٹ کو ایسی اسلامی حکومت قرار دیا جائے گا جس اسلامی حکومت کے سایہ میں قرآن کے احکام کے مطابق تمام لوگوں کے ساتھ مساوی سلوک کیا جانا چاہیئے۔ اگر پاکستان گورنمنٹ نے احمدی جماعت کو اقلیت قرار دیا تو پاکستان گورنمنٹ کے اس قدم کو یقیناً ننگِ انصاف۔ ننگِ انسانیت اور ننگِ اخلاق قرار دیا جائے گا"
>
> (اخبار "ریاست" ۲۱ جولائی ۱۹۵۲ء)

اے پاکستان کا درد رکھنے والے بھائیو۔ خدارا غور کرو۔ آج ہمیں غیروں سے یہ طعنے کون دلوا رہا ہے اور کون ہمارے پاکستان کو دوسروں کی نظروں میں ذلیل کر رہا ہے۔ اگر آپ اس مسئلہ پر ٹھنڈے دل سے غور کریں گے تو آپ کو صاف طور پر نظر آ جائیگا کہ یہ وہی ملت فروش ہیں جنہوں نے قائد اعظم کو "کافرِ اعظم" قرار دیا تھا۔ اور پاکستان کو "پلیدستان" کہنے کی جسارت کی تھی۔ یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے قیامِ پاکستان کی مخالفت کی تھی اور اب بھی یہ پاکستان کے اندرونی دشمن ہیں جو دشمن کے ہاتھ مضبوط کرنے کے لئے فرقہ وارانہ منافرت کو ہوا دے رہے ہیں اور پاکستان کی یکجہتی کو غیر مسلم اقلیتوں میں تبدیل کر کے ملک کی سالمیت پر ضرب لگانا چاہتے ہیں۔ پس پاکستان کے ہر بہی خواہ کا فرض ہے کہ وہ خود بھی ان فتوے باز مولویوں سے بچے اور دوسروں کو بھی بچائے۔

پاکستان زندہ باد

مبلغ سیلون کا پتہ

بعض دوست ابھی تک مبلغ سیلون کو سابقہ پتہ پر ڈاک بھجواتے ہیں جس کا ضائع ہو جانا قرین قیاس ہے ان کا موجودہ پتہ حسب ذیل ہے متعلق احباب نوٹ فرمالیں

Moulvi Mohd Ismail Munir
99. Armebergs Avenue
Colombo
Ceylon

(نائب وکیل التبشیر)

سو فیصدی چندہ حفاظت مرکز کے وعدے پورے کرنے والے احباب

جن دوستوں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک چندہ حفاظت مرکز کے وعدے سو فیصدی پورے کر دیئے ہوئے ہیں۔ یا اب کئے ہیں۔ ان کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ اور اجر عظیم عطا کرے۔ جنہوں نے ابھی تک اپنے وعدے پورے نہیں کئے۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ وہ جلد ادائیگی فرما کر خدا تعالیٰ کے حضور سرخرو ہوں۔

نمبر	نام	رقم (روپے)
۱۲۳۶	چوہدری محمد علی صاحب باندی سندھ	۵۰/-/-
۱۲۳۷	محترمہ سردار بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد علی صاحب باندی سندھ	۳۲/-/-
۱۲۳۸	چوہدری عبد الحمید صاحب باندی سندھ	۵۰/-/-
۱۲۳۹	سیٹھ محمد صدیق صاحب	۵۰/-/-
۱۲۴۰	میاں ناصر علی صاحب منٹگمری	۲۵۰/۷/-
۱۲۴۱	شیخ نصیر احمد صاحب "	۵۰/-/-
۱۲۴۲	منشی فضل کریم صاحب "	۹۸/۹/-
۱۲۴۳	پروفیسر محمد افضل صاحب "	۴۵/۸/-
۱۲۴۴	ماسٹر عبد الحق صاحب ناصر "	۵۰/-
۱۲۴۵	چوہدری سردار احمد صاحب جڑانوالہ ضلع لائل پور	۲۰/-/-
۱۲۴۶	خواجہ محمد احمد صاحب مہاجر " " "	۱۱/-/-
۱۲۴۷	عبد الرحیم صاحب زرگر " " " "	۳۰/-/-
۱۲۴۸	مولوی محمد حسین صاحب " " "	۱۶/-
۱۲۴۹	پیر منیر احمد صاحب سرگودھا	۴۵/-/-
۱۲۵۰	چوہدری حسن محمد صاحب کوٹ احمدیاں سندھ	۶۰/-/-
۱۲۵۱	راجہ بشیر الدین احمد صاحب ڈھڈھ رانجھا سرگودھا	۳۱/۸/-
۱۲۵۲	شیخ محمد اسماعیل صاحب ڈھڈھ رانجھا سرگودھا	۲۰/-/-
۱۲۵۳	شیخ الٰہی بخش صاحب " " "	۵۲/-/-
۱۲۵۴	میاں راجہ کرمالہ " " "	۷/۸/-
۱۲۵۵	راجہ ضیاء الدین صاحب " " "	۴۶/-/-
۱۲۵۶	چوہدری برکت علی صاحب بھرتانوالہ ضلع سیالکوٹ	۲۵/-
۱۲۵۷	محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ اہلیہ اللہ دتا صاحب بھرتانوالہ	۱/-/-
۱۲۵۸	نور محمد صاحب دیوا سنگھ والہ ملتان	۲۴/-/-
۱۲۵۹	چوہدری عطاء اللہ بشیر احمد و شریف احمد صاحبان چک چہور ۱۱ ضلع شیخوپورہ	۱۱۲/۸/-
۱۲۶۰	والدہ چوہدری منظور حسین صاحب " " "	۱/۱۲/-
۱۲۶۱	اہلیہ چوہدری غلام احمد صاحب " " "	۱/-/-
۱۲۶۲	نبی بخش صاحب " " "	۵۴/-/-
۱۲۶۳	اہلیہ چوہدری بشیر احمد صاحب " " "	۱۱/-/-
۱۲۶۴	اہلیہ چوہدری منظور حسین صاحب " " "	۱۱/-/-
۱۲۶۵	رضیہ بیگم صاحبہ " " "	۱۲/-/-

(ناظر بیت المال ربوہ)

(نظارت بیت المال ربوہ)

زکوٰۃ کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد

حضور فرماتے ہیں کہ:۔

"زکوٰۃ جس رنگ میں رکھی گئی ہے۔ اس میں یہ حکمت ہے۔ کہ اگر یونہی صدقہ کا حکم دیا جاتا۔ رقم اور وقت مقررہ نہ ہوتا۔ تو بہت لوگ نہ دیتے۔ اس لئے تھوڑے سے تھوڑا چندہ شریعت نے خود مقرر کر دیا۔ کہ اس قدر اپنے مال میں سے ضرور دیا جائے۔ اس سے زائد جو دے۔ وہ انعام کا حق سمجھا جائے۔ اور جو اس حد تک بھی نہ دے۔ وہ مجرم ہو۔ پس تم اس حد کو پورا کرو۔ دوسرا اس کے مقرر کرنے میں یہ فائدہ ہے۔ کہ بعض لوگوں کو جو ضروریات آپڑتی ہیں۔ ان کو فرداً فرداً پورا نہیں کیا جا سکتا۔ .... تو زکوٰۃ سے غرباء کو بھی دیا جاتا ہے۔ "تاکہ اپنی ضروریات کو پورا کریں۔ مگر ان کو بھی دیا جاتا ہے۔ جنہیں کاروبار چلانے کے لئے ضرورت ہو۔ اور پیشہ ور ہوں۔ پس زکوٰۃ کے فنڈ سے ایسے لوگوں کو دیا جاتا ہے۔ افراد کے چندہ سے ان کا کام نہیں چل سکتا۔ پھر بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ جو دوسرے کا احسان اٹھانا پسند نہیں کرتے۔ وہ بھوکے مر جائیں گے۔ مگر یہ گوارا نہیں کریں گے۔ کہ زید کے سامنے جائیں۔ اور اپنی ضروریات کے لئے اس سے کچھ حاصل کریں۔ چونکہ ایسی طبیعت کئی لوگوں کی خدا تعالیٰ نے بنائی ہوئی ہے۔ اور ان کا خیال رکھنا بھی ضروری ہوتا ہے۔ اس لئے شریعت نے یہ رکھا ہے۔ کہ حکومت امراء سے لے اور ایسے لوگوں کو دے۔ "تاکہ وہ طبائع جو کسی کا احسان نہیں اٹھانا چاہتیں۔ وہ اس طرح مدد پائیں۔" (ملائکۃ اللہ صفحہ ۶۲)

(نظارت بیت المال ربوہ)

پتہ کی اشد ضرورت ہے

ماسٹر ولی محمد صاحب ریٹائرڈ ڈرل ماسٹر موضع چھچھ وال ضلع لدھیانہ کے متعلق اگر کسی دوست کو پتہ ہو۔ یا وہ خود اس اعلان کو پڑھیں۔ تو اپنے موجودہ پتہ سے دفتر وصیت ربوہ میں اطلاع دیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

زکوٰۃ کیوں دی جاتی ہے؟

زکوٰۃ اس لئے دی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچی محبت اور حقیقی تعلق بڑھے۔ اس کی رضا جوئی اور محبت میں استقامت حاصل ہو۔ ایثار کا مادہ پیدا ہو۔ اور حرص و بخل کی بیخ کنی ہو۔ یہ صرف روحانی بیماریوں ہی کی دوا نہیں۔ بلکہ جسمانی اور ظاہری تکالیف و مصائب سے بچنے اور نجات پانے کا بھی ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔

پس اگر آپ پر اس سال زکوٰۃ واجب ہے۔ تو اس کی جلد ادائیگی سے ثواب حاصل کریں۔ یاد رہے کہ سال سے مراد قمری سال ہے نہ کہ شمسی۔ یعنی چاند کے حساب سے ایک سال۔ اور شروع سال سے وہ تاریخ مراد ہے۔ جس

(ناظر بیت المال)

اعلان دار القضاء

"مسماۃ حسین بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری مرزا خان صاحب مرحوم حال سکنہ دھیرا سند کلاں ضلع سیالکوٹ اور ان کی دختران مسماۃ حسین بی بی و سکینہ بیگم اور پسران منور احمد صاحب انور و چوہدری مبارک احمد صاحب نے درخواست دی ہے کہ مرزا خان صاحب مرحوم کی ایک کنال اراضی واقع ربوہ ان کے نام منتقل کی جائے۔ لہٰذا اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی کو اس انتقال پر اعتراض ہو تو دو ہفتہ کے اندر اطلاع دیں۔ اس کے بعد فیصلہ کر دیا جائے گا۔"

(ناظم دار القضاء)

"میں نے احراریوں پر واضح کر دیا ہے کہ حکومت قانون کی خلاف ورزی ہرگز برداشت نہیں کریگی"

وزیر اعلےٰ پنجاب کا بیان

کراچی ۵ر اگست - وزیر اعلےٰ پنجاب میاں ممتاز دولتانہ نے اعلان کیا ہے کہ صوبے میں امن شکنی کا کوئی واقعہ برداشت نہیں کیا جائے گا۔ اے ۔پی ۔پی سے ایک ملاقات کے دوران میں انہوں نے کہا کہ حکومت پنجاب کی صورت حال پر گہری نظر ہے۔ اس لئے کسی قسم کی تشویش کی کوئی وجہ نہیں ——— احرار احمدی اختلاف کا ذکر کرتے ہوئے وزیر اعلےٰ نے بتایا میں نے مجلس احرار پر واضح کر دیا ہے کہ حکومت قانون کی خلاف ورزی ہرگز برداشت نہیں کرے گی اور احرار نے مجھے یقین دلایا ہے کہ وہ قانون کا پورا احترام کریں گے۔

لبنان سلامتی کونسل کا رکن منتخب ہوجائیگا

ایران نے اپنا نام واپس لے لیا

نیویارک ۶ر اگست - ترکی سلامتی کونسل کی جس نشست کو خالی کر رہا ہے اس کے لئے لبنان اور ایران بھی امیدوار تھے - لیکن ایران نے اپنا نام واپس لے لیا ہے اور اب لبنان مشرق وسطےٰ کی طرف سے واحد امیدوار رہ گیا ہے۔ ایرانی مندوب نے کل سرکاری طور پر لبنانی وفد کو مطلع کر دیا تھا کہ ایران اب امیدوار نہیں ہے۔

اب لبنان کا منتخب ہوجانا یقینی معلوم ہوتا ہے —

اس سال ہالینڈ اور چلی بھی ممبر نہیں رہیں گے پاکستان اور یونان کی میعاد رکنیت آئندہ سال ختم ہوگی۔ (اسٹار)

اوقیانوسی ہوائی کمانڈ کی کانفرنس

فلورنس ۶ر اگست شمال اوقیانوس کی تنظیم کے علاقے میں روسی سرحدوں کے نزدیکی ہوائی اڈوں کے متعلق جنوب مشرقی یورپ کی اوقیانوسی تنظیم کی ہوائی کمانڈ کی جو کانفرنس ہوئی تھی وہ بغیر کسی نتیجہ پر پہنچے ختم ہو چکی ہے

لاہور ۵ر اگست - الیور کے قریب دریائے راوی کا پانی کافی چڑھ گیا ہے - دریا کے کنارے کے دیہات کو سیلاب کے خطرے سے خبردار کر دیا گیا ہے

۵۰۰ میل کی رفتار پر طیاروں کی ٹکر

لنڈن ۶ر اگست - ۸۰۰۰ فٹ کی بلندی پر ۵۰۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے پرواز کرتے ہوئے دو جیٹ طیارے آپس میں ٹکرا گئے - لیکن پائلٹوں کو بالکل چوٹ نہیں آئی۔ ایک پائلٹ تو پیرا شوٹ کے ذریعے کود گیا اور دوسرا اپنے طیارے کو ہوائی مستقر تک لے آیا۔ یہ طیارے ایک مصنوعی جنگ میں حصہ لے رہے تھے۔ (اسٹار)

جنرل میکارتھر کی سیاست سے کنارہ کشی

واشنگٹن ۶ر اگست - جنرل میکارتھر نے ریمنگٹن رینڈ کمپنی کا چیئرمین بننا منظور کر لیا ہے - کمپنی کی طرف سے ۲۵ ہزار پونڈ سالانہ تنخواہ ملے گی اس سے قیاس کیا جا رہا ہے کہ جنرل میکارتھر سیاست سے کنارہ کش ہو رہے ہیں

کمپنی کی تنخواہ کے علاوہ جنرل میکارتھر کو فوج کی طرف سے بھی سات ہزار پونڈ سالانہ ملتے رہیں گے۔

لیڈر:۔ بقیہ صفحہ (۳)

اس کی تلافی کے طور پر مودودیوں کے ترجمان "تسنیم" اور احراریوں کے ترجمان "آزاد" کے تباہ کن پراپیگنڈہ کے کچلنے میں ہماری مدد فرمائیں گے۔

ہم سب جلد ہی ۱۴ر اگست کو یوم آزادی منانے والے ہیں۔ ہم سب کو ابھی سے غور کرنا چاہیئے۔ کہ اس دن ہمیں کیا کرنا ہے۔ کیا اس دن سب سے بہتر یہ نہیں ہوگا ۔کہ ہم قائد اعظم کے مندرجہ ذیل الفاظ جلی اور روشن حروف میں لکھ کر مکانوں - دکانوں - کارخانوں سرکاری دفتروں اور بازاروں اور گلی کوچوں میں لٹکا دیں

"اب تم آزاد ہو۔ تم سب کو پوری آزادی ہے کہ اپنے مندروں مسجدوں اور دوسری عبادتگاہوں میں جاؤ۔ تمہارا تعلق کسی مذہب کسی فرقے۔ کسی عقیدے سے کیوں نہ ہو۔ حکومت کو اس سے سروکار نہیں۔ ہم اپنے کام کی بنیاد اسی اصول پر رکھ رہے ہیں۔ کہ ہم سب ایک مملکت کے شہری اور مساوی حیثیت کے شہری ہیں۔ تم اس خیال کو اپنا نصب العین بناؤ۔ اور تم دیکھو گے کہ تھوڑے ہی دنوں میں نہ ہندو ہندو رہے گا۔ نہ مسلمان مسلمان ——— مذہبی نقطہ نظر سے نہیں اسلئے کہ ہر شخص کا مذہب اس کا ذاتی معاملہ ہے۔ بلکہ سیاسی نقطہ نظر سے جس کے مطابق ہر فرد اس مملکت کا آزاد شہری ہے"

یہ عظیم الشان الفاظ یقیناً حفظ و امن کے تعویذ کا کام دیں گے جس سے فرقہ پرستی یعنی مودودیت اور احراریت کی وبا جو مسلم لیگ کی صفوں میں بھی گھس آئی ہے۔ انشاء اللہ ختم ہو جائے گی۔ اور دنیا میں یہ سب سے بڑا اسلامی ملک شفایاب ہو کر امن کی بہترین جگہ بن جائے گا - اور اللہ تعالےٰ کے فضل اور رحم کے

ساتھ شاہراہ ترقی پر گامزن ہوگا - اور جلد ہی نہ صرف اپنے لئے بلکہ تمام اسلامی دنیا کے لئے وہ مقام حاصل کرلے گا - جو ایک حقیقی اسلامی ملک کے شایان شان ہے - اے خدا تو ایسا ہی کر۔

اخبار "زمیندار" کا اعتراف اثر انگیزی

روزنامہ زمیندار اپنی اشاعت ۷ر اگست ۱۹۵۲ء کے ایک اداریتی نوٹ میں لکھتا ہے:۔

"زمیندار گذشتہ کئی ہفتے سے لکھ رہا ہے کہ چوہدری ظفر اللہ خاں چونکہ ایک ایسے فرقہ کے سرکردہ رکن ہیں جس کی پاکستان سے وفاداریاں بعض ناقابل تردید حقائق و واقعات کی بناء پر مشکوک ہیں۔ اسلئے ان کو وزارت خارجہ کے عہدہ سے برطرف کر دیا جائے۔ اور اس کے ساتھ ہی قادیانی جماعت کے متعلق اعلان کیا جائے کہ وہ نہ صرف غیر مسلم بلکہ سیاسی اور غیر قانونی بھی ہے اس مطالبہ کی تائید پوری قوم نے کی ہے بلکہ علمائے مسلمین کے جوش و خروش کا تو یہ عالم ہے کہ اس سلسلہ میں بعض افسوسناک تصادم بھی ہو چکے ہیں۔ ان حالات میں یہ کیسے ممکن تھا کہ حکومت پاکستان اس صحیح و صالح قومی مطالبہ پر خاموش رہتی"۔

کیا اس اعتراف فتنہ انگیزی کے نتیجہ میں بقول خود زمیندار واقعی بعض افسوسناک تصادم ہو چکے ہیں حکومت بالکل خاموش رہے گی؟

بعض اور ملکوں کی طرف سے حمایت کا اعلان

نیویارک ۶ر اگست - اقوام متحدہ میں عرب ایشیائی گروپ کو بعض اور ملکوں نے تونس کے مسئلہ پر جنرل اسمبلی کا خاص اجلاس بلانے میں حمایت کا یقین دلایا ہے۔ اُدھر گروپ نے سیکرٹری جنرل سے درخواست کی ہے۔ کہ تونس کا مسئلہ جنرل اسمبلی کے ساتویں اجلاس میں پیش کیا جائے - یہ اجلاس اس سال اکتوبر میں ہو رہا ہے درخواست کے ساتھ ۹ صفحے کی ایک یادداشت بھی بھیجی گئی ہے - جس میں واضح کیا گیا ہے - کہ یہ مسئلہ پیش کرنا کیوں ضروری ہے۔